26

اللہ تعالیٰ سے ہی دعائیں کرنی چاہییں کیونکہ سب طاقت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے نہ گورنمنٹ اس بارہ میں کوئی مدد کر سکتی ہے اور نہ کوئی انسان مدد کر سکتا ہے

(فرمودہ 12 ستمبر 1958ء بمقام نخلہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوزخ دو دفعہ سانس لیتی ہے۔ ایک دفعہ سانس باہر نکالتی ہے تو گرمیاں آ جاتی ہیں اور دوسری دفعہ سانس اندر کھینچتی ہے تو سردیاں آ جاتی ہیں۔1 یوں تو یہ ایک تعبیر طلب بات ہے مگر اس دفعہ عملی طور پر ایسا ہی ہوا ہے اور اتنی شدید گرمی پڑی ہے کہ برابر اخبارات میں یہ چھپتا رہا ہے کہ فلاں جگہ سو آدمی مر گیا اور فلاں جگہ دو سو مر گیا۔ ہمارے ملک میں ایک سو تیس بلکہ ایک سو پینتیس درجہ تک بھی گرمی پہنچی ہے۔ یورپ کے لوگ چونکہ ٹھنڈے ملکوں میں رہنے کے عادی ہیں اُن کے ہاں تو اگر معمول سے ذرا بھی زیادہ گرمی پڑنے لگے تو وہ مرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ اخبارات میں چھپتا ہے کہ نیویارک میں اٹھانوے درجہ تک پارہ پہنچ گیا اور دو ہزار آدمی مر گئے۔ اس لحاظ سے ہمارے ملک میں تو ایک سو بیس یا ایک سو پچیس درجہ حرارت تک دو کروڑ آدمی مرنا چاہیے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کے لوگوں کو برداشت کی طاقت دی ہوئی ہے مگر جو بیمار ہیں ان

کے لیے تو گرمی اور سردی دونوں کی شدت بڑی بھاری مصیبت بن جاتی ہے۔ فالج کی بیماری میں بھی بعض دفعہ گرمی کا احساس بڑھ جاتا ہے اور بعض دفعہ سردی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔

میں نے 5 ستمبر کو جمعہ کے روز گرمی کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اس کے بعد بارش ہوگئی اور گرمی کی شدت جاتی رہی۔ پھر پچھلے جمعہ میں مَیں نے شکایت کی کہ گرمی زیادہ ہوگئی ہے تو پھر بارش ہوگئی۔ آج پھر شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ اگر پھر کوئی بارش ہو جائے تو اُمید ہے کہ آٹھ دس دن تک ربوہ کا موسم بدل جائے گا یا کم سے کم یہاں کا تو ضرور بدل جانا چاہیے۔ جو لوگ یہاں آئے ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ یہاں ٹھنڈک ہے مگر ہمیں محسوس نہیں ہوتی۔ پچھلے دنوں میرے نواسے یہاں آئے تو میں نے کہا ہمیں تو آج یہاں گرمی محسوس ہو رہی ہے۔ وہ کہنے لگے آپ کو گرمی محسوس ہوتی ہو گی ہمیں تو سردی معلوم ہوتی ہے۔ پرسوں ہی راولپنڈی کا درجہ حرارت 94 تھا اور یہاں کا درجہ حرارت 83 تھا۔ گویا 11 ڈگری کم تھا حالانکہ راولپنڈی ہمارے ملک میں ٹھنڈا سمجھا جاتا ہے۔ اِسی طرح ایبٹ آباد بھی ٹھنڈا سمجھا جاتا ہے مگر وہاں 84 تھا۔ گویا ایبٹ آباد اور نخلہ کا درجہ حرارت قریباً برابر تھا۔ مگر پچھلے سال تو یہاں بعض دفعہ 50 تک بھی درجہ حرارت گر جاتا تھا۔ آجکل یہاں صرف 71 تک درجہ حرارت گرا ہے۔ اترسوں یہاں کا درجہ حرارت 73 تھا اور اس سے پہلے جب بارش نہیں ہوئی تھی درجہ حرارت 77 تک پہنچ گیا تھا مگر پچھلے سالوں میں صبح کے وقت 50 تک درجہ حرارت رہا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ساڑھے تین بجے تک قریباً 64 یا 65 تک پہنچ جاتا تھا مگر آج صبح کے وقت بھی 74 تھا، کل 71 تھا اور پرسوں 72 تھا۔

بہرحال اللہ تعالیٰ ہی فضل کرنے والا ہے۔ سورج چاند سب خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ ہمارا تو ان پر کوئی زور نہیں چلتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس سال ہماری کپاس کی فصلیں بالکل تباہ ہوگئی ہیں بلکہ اِتنی ماری گئی ہیں کہ پچھلے پندرہ سال میں بھی ہماری کپاس کی فصل اتنی کم نہیں ہوئی جتنی اِس سال ہوئی ہے بلکہ اِس سال تو اتنی فصل بھی نہیں ہوئی کہ مالیہ بھی ادا کیا جاسکے۔ گورنمنٹ بڑی مہربانی کرتی ہے تو کہتی ہے کہ اگلے دو سال میں قسط وار مالیہ ادا کر دینا۔ مگر سوال یہ ہے کہ قسط دینے کے لیے روپیہ کہاں سے آئے گا؟ اسلامی اصول تو یہ ہے کہ اگر کسی سال فصل نہ ہو تو مالیہ بھی معاف کر دیا جاتا ہے مگر یہاں اگر فصل نہیں ہوتی تو کہا جاتا ہے کہ اسے قرض کے طور پر سمجھ لو اگلے سال میں ادا کر دینا۔ اس کے معنے یہ

ہیں کہ اگلے سال کا مالیہ سوایا، یا ڈیوڑھا ہو جائے گا اور دو سال تک یہ مصیبت چلے گی۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی مر رہا ہو تو اُسے کہا جائے کہ ابھی تمہاری روح قبض نہیں کی جاتی پندرہ منٹ بعد قبض کر لی جائے گی۔ اِس سے اُسے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ یہ وقت تو اس کے لیے اور اس کے رشتہ داروں کے لیے بڑی مصیبت میں گزرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہی دُعائیں کرنی چاہییں کیونکہ سب طاقت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے نہ گورنمنٹ اس بارہ میں کوئی مدد کر سکتی ہے اور نہ کوئی انسان مدد کر سکتا ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی مدد کر سکتا ہے"۔ (غیر مطبوعہ مواد از خلافت لائبریری ربوہ)

1: بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة النّار وَاِنَّھَا مَخْلُوْقَةٌ